حج تمتع کرنے والے کا عمرہ سے فارغ ہوکر بیوی سے تعلق قائم کرنا

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

حج تمتع کی نیت سے مکہ میں ہوں۔ پہلا عمرہ ادا ہوگیا ہے۔ حج کے دنوں میں ابھی وقت ہے، توکیا اس دوران میاں بیوی کا تعلق بنانا جائز ہے؟

جواب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں اگر میاں اور بیوی دونوں نے صرف عمرہ کا احرام باندھا تھا اور پھر عمرہ ادا کرنے کے بعد اگر میاں بیوی دونوں حلق یا قصر کرکے احرام کی پابندیوں سے نکل آئے ہیں، تو اب حج کا احرام باندھنے سے پہلے میاں بیوی دونوں تعلق بنا سکتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو عمرہ ادا کرنے کے بعد حج سے پہلے احرام اتارنے اور بیویوں سے تعلقات قائم کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

صحیح بخاری میں حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: "فلما قدمنا أمرنا النبي أن نحل وقال: أحلوا وأصيبوا من النساء قال عطاء: قال جابر: ولم يعزم عليهم، ولكن أحلهن لهم" ترجمہ: پس جب ہم مکہ مکرمہ میں آئے تو ہمیں نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے احرام سے باہر ہونے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا: احرام کھول دو اور عورتوں سے تعلقات قائم کرو۔ حضرت عطا علیہ الرحمۃ نے فرمایا: حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان پر بیویوں سے تعلقات کرنا لازم قرار نہیں دیا تھا لیکن بیویوں کو ان کے لیے حلال کردیا تھا۔

اس کی شرح میں عمدۃ القاری میں ہے "قوله: أن نحل أي: بالإحلال أي: بأن نصير متمتعين بعد أن نجعله عمرة. قوله: وأصيبوا من النساء هو إذن لهم في جماع نسائهم." ترجمہ: احرام کھولنے کا حکم دینے سے مراد یہ تھا کہ ہم اسے عمرے کا احرام بنانے کے بعد تمتع کرنے والے بن جائیں اور یہ جو فرمایا کہ: "عورتوں سے تعلقات قائم کرو" تو اس سے ان کو اپنی عورتوں سے جماع کرنے کی اجازت دینا ہے۔ (عمدۃ القاری، ج 25، ص 78، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

تنویر الابصار و دِرِ مختار میں ہے "(ويطوف ويسعى) كما مر (ويحلق أو يقصر) إن شاء (ويقطع التلبية في أول طوافه) للعمرة وأقام بمكة حلالا" ترجمہ: اور (متمتع) طواف اور سعی کرے گا، جیسا کہ گزر چکا اور اگر چاہے، تو حلق یا قصر کرے گا اور عمرہ کے طواف کے شروع میں تلبیہ کو ختم کر دے گا اور مکہ مکرمہ میں حلال ہونے کی صورت میں (یعنی بغیر احرام کے) قیام کرے گا۔

دِرِ مختار کی عبارت "وأقام بمكة حلالا" کے تحت علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں: "أفاد أنه يفعل ما يفعله الحلال" ترجمہ: اس سے یہ فائدہ حاصل ہوا کہ ایسا شخص وہ کام کر سکتا ہے، جو بنا احرام والا کر سکتا ہے۔ (ردالمحتار مع تنویر الابصار و دِرِ مختار، جلد 2، صفحہ 537، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا عبد الرب شاکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3919

تاریخ اجراء: 15 ذو الحجۃ الحرام 1446ھ/12 جون 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net